SALAR DAILY Bengaluru
Friday 26th February 2021

روزنامہ سالار بنگلورو
SALAR
DAILY BENGALURU

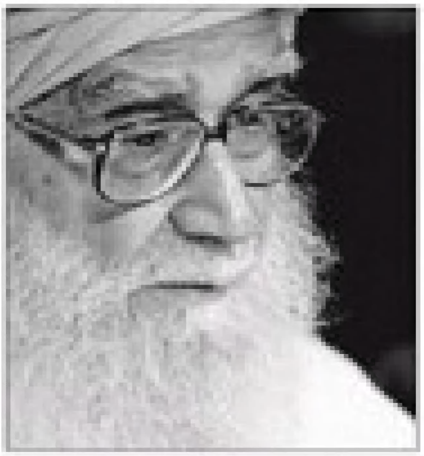

مولانا وحید الدین خان

ہر چیز عارضی

قرآن کی سورہ الفجر میں بتایا گیا ہے کہ جب کسی انسان کو کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ اس کو اکرام کے معنی میں لے لیتا ہے۔وہ اپنے آپ کو ایک باعزت انسان سمجھنے لگتا ہے(15:89)۔اس احساس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے اندر فخر اور بڑائی اور سرکشی کا مزاج پیدا ہو جاتا ہے۔وہ اس سب سے زیادہ قابل قدر چیز کو کھو دیتا ہے جس کو تواضع (modesty) کہا جاتا ہے۔کسی نعمت کو پا کر اس قسم کا غیر مطلوب ذہن کیوں بنتا ہے۔اس کا سبب یہ ہے کہ آدمی اس نعمت کو مستقل (permanent) سمجھ لیتا ہے۔وہ شعوری یا غیر شعوری طور پر یہ سمجھ لیتا ہے کہ یہ نعمت جو مجھ کو ملی ہے،وہ کبھی ختم ہونے والی نہیں۔اس دنیا میں انسان کو مختلف قسم کی نعمتیں دی جاتی ہیں۔مثلاً صحت، جوانی، دولت،اقتدار،عزت وغیرہ۔یہ تمام نعمتیں ہر شخص کیلئے صرف وقتی ہیں۔اگر آدمی اِن نعمتوں کو صرف وقتی سمجھے تو کبھی اس کے مزاج میں بگاڑ نہ آئے۔مگر انسان کا حال یہ ہے کہ جب بھی اس کو کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ اس کو شعوری یا غیر شعوری طور پر ابدی سمجھ لیتا ہے۔یہی بگاڑ کی اصل جڑ ہے۔نعمت کو وقتی سمجھنا، اِس معاملے میں ایک چیک (check) کی حیثیت رکھتا ہے۔جب آدمی ایک نعمت کو وقتی سمجھے تو وہ اس اندیشے میں مبتلا رہے گا کہ کچھ نہیں معلوم کہ کب اس سے یہ نعمت چھن جائے۔زوالِ نعمت کا یہ احساس آدمی کے اندر فخر اور گھمنڈ کا مزاج پیدا ہونے نہیں دیتا۔زوالِ نعمت کا احساس اس کو ہمیشہ کٹ ٹو سائز (cut to size) بنائے رہتا ہے۔اس کا حال یہ ہو جاتا ہے کہ وہ آج کیلئے اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور کل کیلئے وہ خدا سے عافیت کا طلب گار بنا رہتا ہے۔اس کے برعکس، جس آدمی کے اندر یہ احساس پیدا ہو جائے کہ اس کو جو نعمت ملی ہے،وہ اس کو ہمیشہ حاصل رہے گی،اس کا یہ احساس اس کے اندر اکڑ کا مزاج پیدا کر دے گا۔وہ اپنے آپ کو مصنوعی طور پر بڑا سمجھنے لگے گا۔اس کا یہ مزاج صرف اُس وقت ختم ہوگا جب کہ اس کو ملی ہوئی نعمت اس سے چھن جائے اور اس کے پاس اکڑ کیلئے کچھ بھی باقی نہ رہے۔